باب 5
حکومتیں، بادشاہ اور ابتدائی جمہوریت

4620CH05



الیکشن کا دن

شنکرن جب سو کر اٹھا تو اس نے دیکھا کہ اس کے نانا نانی ووٹ ڈالنے جا رہے تھے۔ دراصل وہ انتخابی مرکز پر سب سے پہلے پہنچنا چاہتے تھے۔ شنکرن جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ اتنے جوش میں کیوں تھے۔ اس کے نانا نانی نے جلدی میں اسے سمجھانے کی کوشش کی اور کہا کہ ’’آج ہم اپنے حکمرانوں کا انتخاب کرنے جا رہے ہیں‘‘۔

کچھ لوگ حکمراں کیسے بن گئے؟

تقریباً پچاس برسوں سے ہم اپنے حکمرانوں کا انتخاب رائے دہندگی کے ذریعے کرتے آ رہے ہیں لیکن بہت عرصہ قبل لوگ حکمرانوں کا انتخاب کیسے کرتے تھے؟ ہم نے باب 4 میں مطالعہ کیا ہے کہ کچھ راجہ غالباً 'جن'، یعنی لوگوں کے ذریعے منتخب کیے جاتے تھے۔ لیکن تقریباً 3000 سال قبل راجہ بننے کے اس عمل میں کچھ تبدیلیاں نظر آئیں۔ کچھ لوگ بڑے بڑے یگیہ کر کے راجہ کی شکل میں تعینات ہو گئے۔

اشومیدھ یگیہ یا گھوڑے کی قربانی ایک ایسا ہی یگیہ تھا۔ اس میں ایک گھوڑے کو راجہ کے عملے کی نگرانی میں آزاد گھومنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس گھوڑے کو اگر کسی دوسرے راجہ یا حکمراں نے روکا تو اسے وہاں اشومیدھ یگیہ کرنے والے راجہ سے جنگ لڑنی پڑتی تھی۔ اگر انھوں نے گھوڑے کو جانے دیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ اشومیدھ یگیہ کرنے والا راجہ ان سے زیادہ طاقتور تھا۔ اس کے بعد ان راجاؤں کو قربانی کی رسومات کے لیے مدعو کیا جاتا تھا۔ یہ قربانی مخصوص پروہتوں کے ذریعہ عمل پذیر ہوا کرتی تھی۔ اس کے لیے انھیں تحائف سے نوازا جاتا تھا۔ اشومیدھ یگیہ کرنے والا راجہ بہت طاقتور مانا جاتا تھا۔ یگیہ میں مدعو کیے گئے تمام راجہ اس کے لیے تحائف کی نذر پیش کیا کرتے تھے۔

ان تمام رسومات میں راجہ کا اہم مقام ہوتا تھا۔ اسے تخت شاہی یا شیر کی کھال کے ایک مخصوص تخت پر بٹھایا جاتا تھا۔ میدان جنگ میں راجہ کا سارتھی یا رتھ چلانے والا ہی اس کا ہمراہی یا ساتھی ہوتا تھا۔ وہ یگیہ کے موقع پر راجہ کی فتوحات اور دیگر خصوصیات و اوصاف کا بیان کرتا تھا۔ راجہ کے عزیز و اقارب خاص طور پر اس کی رانیاں اور بیٹوں کو بھی کئی چھوٹی موٹی رسومات ادا کرنی پڑتی تھیں۔ باقی تمام مدعو راجاؤں کو محض خاموش بیٹھ کر

یگیہ کے تمام مراحل کو دیکھنا ہوتا تھا۔ پروہت راجہ کے اوپر متبرک پانی چھڑکنے کے علاوہ متعدد مذہبی رسومات کی بھی ادائیگی کرتا تھا۔ وش یا ویشیہ (Vaishya) جیسے عام لوگ بھی تحائف نذر کرنے کے لیے لاتے تھے۔ تاہم جنھیں پروہت شودر قرار دیتے تھے انھیں کئی رسومات میں شامل نہیں کیا جاتا تھا۔

اس یگیہ میں شامل افراد کی ایک فہرست مرتب کرو۔ پیشے کے اعتبار سے وہاں کون کون سے طبقے شامل تھے۔

طبقے (Varnas)

اس وقت شمالی ہندوستان میں خاص طور پر ان علاقوں میں جن کو گنگا جمنا نے سیراب کیا تھا کئی صحیفے ترتیب دیے گئے تھے۔ یہ صحیفے یا گرنتھ رِگ وید کے بعد تصنیف کیے گئے اور بعد میں انھیں ویدک گرنتھ کہا جانے لگا۔ ان میں سام وید، یجر وید، اتھروید وغیرہ شامل ہیں۔ پروہتوں کے ذریعے تصنیف کیے گئے ان صحیفوں میں مختلف اقسام کی مذہبی رسومات اور ان کی ادائیگی کے طریقے اور آداب بتائے گئے ہیں۔ ان میں سماجی قوانین کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

اس وقت سماج میں کئی گروہ تھے جن میں پروہت، جنگجو، کاشت کار، مویشی پالنے والے، تاجر، فن کار، مزدور، مچھلی پکڑنے والے نیز جنگل میں رہنے والے لوگ شامل تھے۔ جہاں کچھ پروہت اور جنگجو صاحب ثروت تھے وہیں کچھ کسان اور تاجر بھی امیر تھے۔ دوسری جانب مویشی پالنے والے دستکار، مزدور، ماہی گیر، شکاری اور خوراک جمع کرنے والے غریب تھے۔

پروہتوں نے لوگوں کو چار طبقوں میں تقسیم کیا جنھیں ورن کہتے ہیں۔ ان کے مطابق ہر ایک ورن کے علاحدہ علاحدہ کام مقرر تھے۔

پہلا طبقہ برھمنوں کا تھا ان کا کام ویدوں کا مطالعہ، تدریس و تعلیم اور یگیہ یا قربانی کرنا تھا جن کے لیے ان کو تحفے تحائف ملتے تھے۔

دوسرا مقام حکمرانوں کا تھا جنھیں چھتریہ کہا جاتا تھا۔ ان کا کام جنگ کرنا اور لوگوں کی حفاظت کرنا تھا۔

تیسرے مقام پر وِش یا ویشیہ تھے۔ ان میں کسان، مویشی پالنے والے اور تاجر آتے تھے۔ چھتریہ اور ویش دونوں کو ہی یگیہ کی رسومات ادا کرنے کا حق حاصل تھا۔

ورنوں میں آخری مقام شودروں کا تھا ان کا کام باقی دو طبقے کے لوگوں کی خدمت کرنا تھا۔ انھیں رسومات ادا کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اکثر عورتوں کو بھی شودروں کے برابر قرار دیا گیا۔ عورتوں اور شودروں کو ویدوں کے مطالعے کا حق حاصل نہیں تھا۔

پروہتوں کے مطابق سبھی طبقوں (ورنوں) کا تعین پیدائش کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر برھمن والدین کی اولاد برھمن ہی ہوتی تھی۔ بعد میں کچھ لوگوں کو اچھوت یا ناپاک مانا گیا۔ اچھوت طبقے میں کچھ فن کار، شکاری اور ذخیرہ کرنے والے شامل تھے۔ ساتھ ہی ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو مردوں کی تدفین یا انھیں نظر آتش کرنے کا کام کرتے تھے۔ ان لوگوں سے تعلق یا میل جول ناپاک تصور کیا جاتا تھا۔

کئی لوگوں نے اس طبقاتی نظام کو قبول نہیں کیا۔ کچھ راجہ خود کو پروہتوں سے افضل سمجھتے تھے۔ بعض لوگ پیدائش کی بنیاد پر طبقاتی تعین کو صحیح نہیں مانتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ لوگ پیشے کے اعتبار سے لوگوں کے درمیان امتیاز کو صحیح نہیں مانتے تھے جبکہ کچھ لوگ چاہتے تھے کہ رسومات و مذہبی فرائض کی ادائیگی کا حق سب کے لیے مساوی ہو۔ کئی لوگوں نے چھوت چھات و تعصب و تفریق کی تنقید و نکتہ چینی کی۔ اس برصغیر کے متعدد علاقوں مثلاً شمال مشرق میں سماجی و اقتصادی تفریق بہت کم تھی۔ یہاں پروہتوں کا اثر و دبدبہ بھی نسبتاً کم اور محدود تھا۔

لوگوں نے طبقاتی نظام کی مخالفت کیوں کی؟

نقاشی کیے ہوئے سلیٹی رنگ کے ظروف۔ اس قسم کے ظروف میں زیادہ تر تھالیاں اور کٹوریاں ہی دستیاب ہوئی ہیں۔ یہ برتن خوبصورت، تلی اور چکنی سطح کے بنے ہوئے ہیں۔ شاید ان کا استعمال خاص موقعوں پر اہم شخصیات کی خاطر تواضع کے لیے کیا جاتا تھا اور ان میں خاص قسم کے کھانے پیش کیے جاتے تھے۔



جن پد (Janapadas)

بڑی مذہبی رسومات کو ادا کرنے والے اب عوام (جن) کے راجہ نہ ہو کر جن پدوں کے راجہ کہلائے جانے لگے۔ جن پد کے لفظی معنی ہیں، جہاں جن نے اپنا پیر رکھا اور سکونت اختیار کر لی۔ کچھ اہم جن پد نقشہ 4 (صفحہ 49) میں دکھائے گئے ہیں۔

ماہرین آثار قدیمہ نے ان جن پدوں کی کئی بستیوں کی کھدائی کی ہے جیسے دہلی میں پرانا قلعہ، اتر پردیش میں میرٹھ کے پاس ہستناپور اور ایٹہ کے پاس اترنجی کھیڑا۔ کھدائی سے معلوم ہوا ہے کہ لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے اور مویشیوں اور دیگر مختلف جانوروں کی پرورش کرتے تھے۔ وہ چاول، گیہوں، دھان، جو، دالیں، گنّا، تِل اور سرسوں جیسی فصلیں پیدا کرتے تھے۔

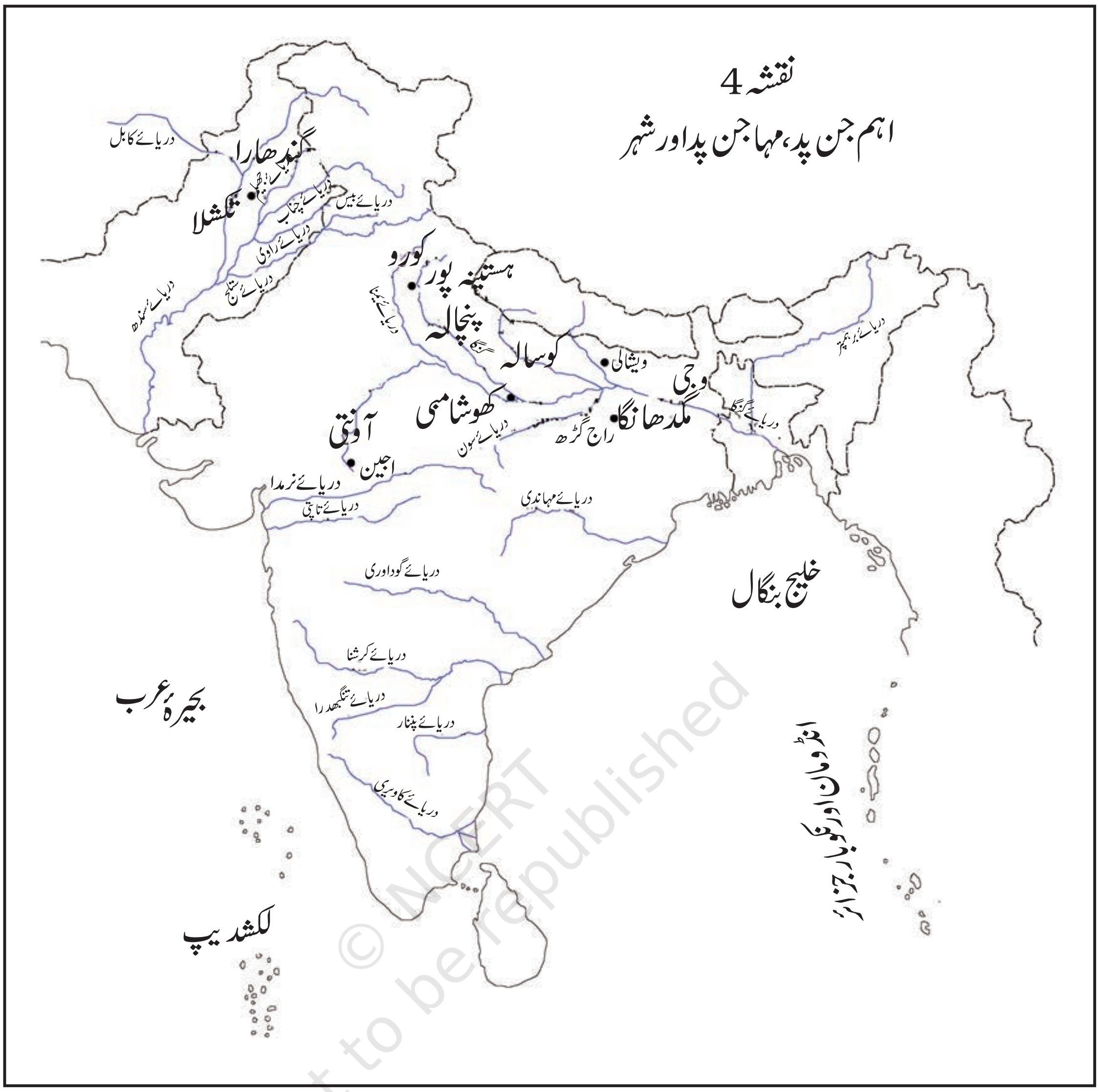
کیا اس فہرست میں تمھیں ایسی کسی فصل کا نام ملا جس کا تذکرہ باب 3 میں نہیں ہے؟

لوگ مٹی کے برتن بھی بناتے تھے۔ ان میں سے بعض خاکستر رنگ کے اور کچھ لال رنگ کے ہوتے تھے۔ ان آثار یا باقیات میں کچھ مخصوص قسم کے برتن دستیاب ہوئے ہیں جنھیں ''منقش خاکستری'' ظروف کی شکل میں جانا جاتا ہے۔ جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے ان برتنوں پر مصوری کی گئی ہے۔ یہ عام طور پر سادہ خطوط اور جیومیٹریائی اشکال پر مشتمل ہیں۔

مہاجن پد (Mahajanapad)

تقریباً 2500 سال قبل کچھ جن پد بہت زیادہ اہم ہو گئے انھیں مہاجن پد کہا جانے لگا۔ نقشہ 4 میں کچھ مہاجن پدوں کو دکھایا گیا ہے زیادہ تر مہاجن پدوں کی ایک راجدھانی ہوتی تھی۔ کئی راجدھانیوں میں قلعہ بندی کی گئی تھی۔ یعنی ان کے چاروں طرف لکڑی، اینٹ یا پتھر کی اونچی دیواریں تعمیر کی گئی تھیں۔

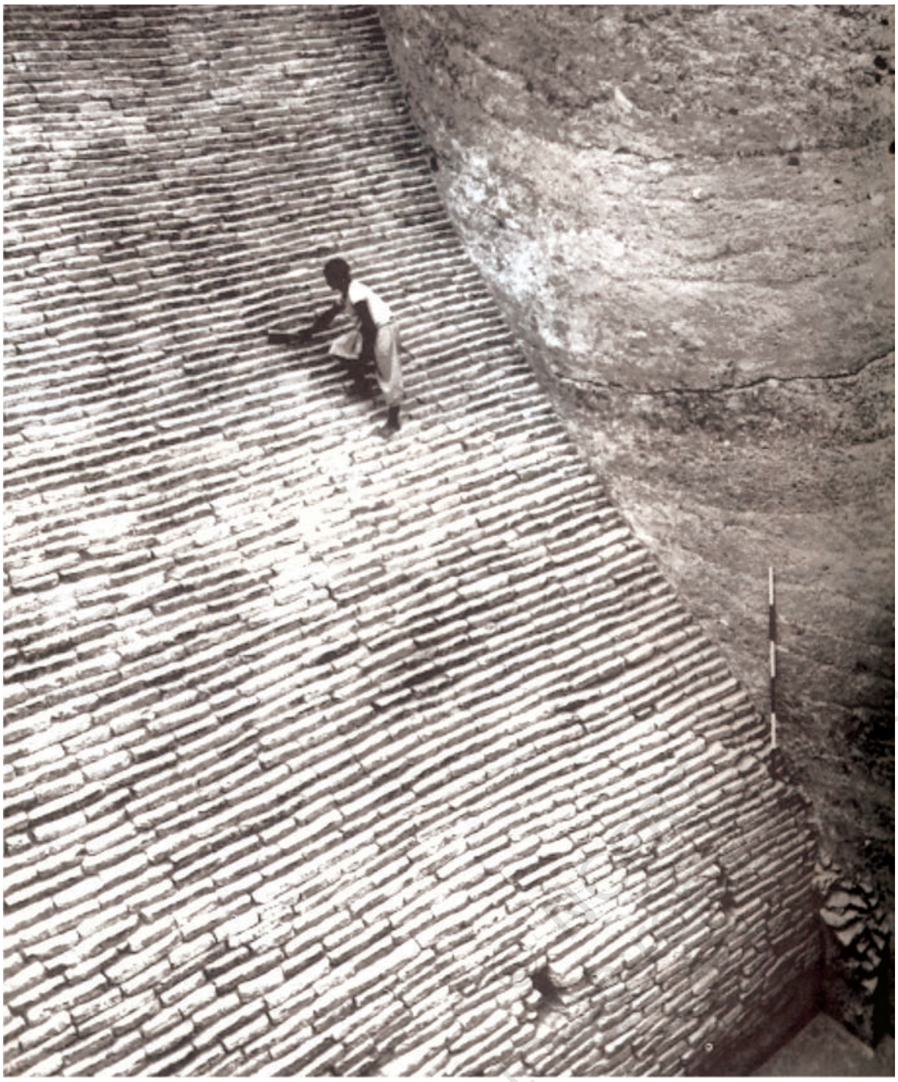
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لوگوں نے دوسرے راجاؤں کے حملے کے خوف سے اپنی حفاظت کی خاطر ان قلعوں کی تعمیر کی ہوگی۔ کچھ راجہ اپنی راجدھانی کے اطراف اونچی اور موثر دیواریں استادہ کر کے اپنی خوش حالی اور طاقت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اس طرح سے قلعہ کے اندر رہنے والے لوگوں اور اس علاقے پر کنٹرول رکھنا آسان ہو جاتا ہوگا۔ اس



طرح کی بڑی لمبی چوڑی دیوار بنانے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت تھی اور لاکھوں کی تعداد میں اینٹوں اور پتھروں کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ ہزاروں مرد، عورتوں اور بچوں نے اس کے لیے جاں فشانی اور محنت سے کام کیا ہوگا۔ ان کے لیے سہولیات بہم پہنچانے کے لیے وسائل کی ضرورت پیش آتی ہوگی۔

اب راجہ فوج رکھنے لگے تھے۔ سپاہیوں، فوجیوں کو مقررہ تنخواہ دے کر پورے سال رکھا جاتا تھا۔ کچھ ادائیگی غالباً مروجہ سکّوں (صفحہ 84 پر تصویر دیکھو) کی شکل میں ہوتا تھا۔ ان سکّوں کے بارے میں تم باب 8 میں پڑھوگے۔

مہاجن پد کے راجہ یا حکمراں رگ وید میں مذکور راجاؤں یا حکمرانوں سے کس طرح مختلف تھے؟ کوئی دو طریقے بتاؤ۔



کوشامبی قلعے کی دیوار
یہ تصویر موجودہ اتر پردیش کے الہ آباد کے پاس ملی اینٹ کی دیوار کے باقیات میں سے ہے۔ اس کے ایک حصّے کی تعمیر غالباً 2500 سال قبل ہوئی تھی۔

ٹیکس (Tax)

مہاجن پدوں کے حکمراں (a) بہت بڑے بڑے قلعے بنواتے تھے اور (b) بڑی بڑی فوجیں رکھتے تھے۔ اس وجہ سے انھیں کثیر وسائل کی ضرورت پیش آتی تھی۔ اس کے لیے انھیں کارندوں کی بھی ضرورت پڑتی تھی۔ لہٰذا مہاجن پدوں کے راجا، لوگوں کے ذریعہ وقتاً فوقتاً پیش کیے گئے تحائف پر ہی منحصر نہ رہ کر اب باقاعدہ ٹیکس وصول کرنے لگے۔

- فصلوں پر لگایا گیا ٹیکس سب سے اہم تھا کیونکہ بیشتر لوگ کاشت کار ہی تھے۔ عموماً پیداوار کا 1/6 حصّہ ٹیکس کی شکل میں مقرر کیا جاتا تھا جو کہ 'بھاگ' یا 'حصہ' کہلاتا تھا۔
- دستکاروں کے اوپر بھی ٹیکس لگائے گئے جو عموماً مزدوری کی شکل میں ادا کیے جاتے تھے۔ مثلاً ایک بنکر، لوہار یا سنار کو راجہ کے لیے مہینے میں ایک دن کام کرنا پڑتا تھا۔

- مویشی پالنے والوں کو جانوروں یا ان سے حاصل ہونے والی مصنوعات کی شکل میں ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔
- تاجروں کو سامان کی خرید وفروخت پر بھی ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔
- شکاریوں اور ذخیرہ کرنے والوں کو جنگل سے حاصل ہونے والی اشیا دینی پڑتی تھیں۔

شکاری اور ذخیرہ کرنے والے، راجاؤں کو کیا دیتے ہوں گے؟

زراعت میں تبدیلیاں

اس عہد میں زراعت کے میدان میں دو بہت اہم تبدیلیاں آئیں۔ ہل کے پھل لوہے کے بننے لگے جس سے سخت زمین کی جتائی لکڑی کے پھل والے ہل کے مقابلے زیادہ آسانی سے کی جاسکتی تھی۔ اس سے پیداوار میں اضافہ ہوا۔ دوسرے لوگوں نے دھان کے پودوں کی بوائی شروع کر دی یعنی کھیتوں میں بیج چھڑک کر دھان اگانے کے بجائے دھان کے چھوٹے پودے تیار کر کے ان کو مٹی میں لگانا شروع کیا گیا۔ اب پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ پودے سلامت رہ جاتے تھے۔ لہٰذا پیداوار بھی زیادہ ہونے لگی کیونکہ اب زیادہ تر پودے زندہ رہ پاتے تھے۔ لیکن اس میں کمر توڑ محنت کی ضرورت تھی۔ عموماً غلام مرد اور عورتیں نیز وہ لوگ جو زمین کے مالک نہیں ہوتے تھے اس کام کو انجام دیتے تھے۔

کیا تم بتا سکتے ہو کہ راجہ ان تبدیلیوں کی حوصلہ افزائی کیوں کرتے ہوں گے؟

ایک قریبی مشاہدہ -(a) مگدھ

نقشہ 4 (صفحہ 49) میں مگدھ تلاش کرو۔ تقریباً دوسو سال کے اندر ہی مگدھ سب سے اہم مہاجن پد بن گیا تھا۔ گنگا اور سون جیسے دریا مگدھ سے ہو کر بہتے تھے۔ یہ (a) آمدورفت (b) پانی کی فراہمی (c) زمین کو زرخیز بنانے کے لیے بہت اہم تھے۔ مگدھ کا ایک حصّہ جنگلات پر مشتمل تھا۔ ان جنگلوں سے ہاتھیوں کو پکڑ کر انھیں تربیت دے کر فوج کے کام میں لایا جاتا تھا۔ یہی نہیں جنگلوں سے گھر، گاڑیاں اور رتھ بنانے کے لیے لکڑی دستیاب ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں خام لوہے کی کانیں تھیں جو کہ مضبوط اوزار اور ہتھیار بنانے کے لیے بہت کارآمد تھیں۔

مگدھ میں دو بہت ہی طاقتور حکمراں بمبیسار اور اجات شترو گزرے ہیں۔ دیگر جن پدوں پر فتح پانے کے لیے ہر ممکن کوشش یا طریقہ اختیار کرتے تھے۔ مہاپدما نند ایک اور اہم

حکمراں تھے۔ انھوں نے اپنے اختیار و رسوخ کا حلقہ اس برصغیر کے شمال مغرب تک پھیلالیا تھا۔ بہار میں راج گریہہ (موجودہ راج گیر) کئی برسوں تک مگدھ کی راجدھانی بنا رہا۔ بعدازیں پاٹلی پتر (آج کا پٹنہ) کوراجدھانی بنایا گیا۔

2300 سال سے بھی پہلے کی بات ہے یوروپ میں مخدونیا کا بادشاہ سکندر عالمی فاتح بننا چاہتا تھا۔ پوری طرح کامیاب نہ ہونے کے باوجود بھی وہ مصر اور مغربی ایشیا کے کچھ علاقوں کو فتح کرتا ہوا ہندوستانی برصغیر میں دریائے بیاس کے کنارے تک پہنچ گیا۔ جب اس نے مگدھ کی جانب کوچ کرنا چاہا تو اس کے سپاہیوں نے انکار کردیا وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ ہندوستان کے حکمرانوں کے پاس پیدل، رتھ اور ہاتھیوں کی بہت بڑی فوج تھی۔

ان افواج اور رِگ وید میں بیان کی گئی افواج کے درمیان تمہیں کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟

ایک قریبی مشاہدہ—(b) وجّی

جیسا کہ تم نے اوپر پڑھا کہ مگدھ ایک طاقتور حکومت بن چکی تھی۔ اس کے نزدیک ہی وجی ریاست تھی جس کی راجدھانی ویشالی (بہار) تھی۔ یہاں ایک مختلف قسم کا نظام حکومت تھا۔ جسے گن یا سنگھ کہتے تھے۔

گن یا سنگھ میں متعدد حکمراں ہوتے تھے۔ بعض اوقات تو ہزاروں مرد ایک ساتھ حکومت کرتے تھے، جس میں سے ہر ایک شخص راجہ کہلاتا تھا۔ یہ تمام حکمراں مختلف رسومات کو بہ یک وقت پورا کرتے تھے۔ مجالس میں بیٹھ کر گفتگو، مذاکرہ اور بحث ومباحثہ کیا کرتے تھے اس کے ذریعے وہ طے کیا کرتے تھے کہ کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ مثال کے طور پر دشمنوں کے حملے سے نبرد آزما ہونے کے لیے وہ مل کر گفتگو کیا کرتے تھے۔ عورتیں، غلام اور کمّا کاروں کو ان مجالس میں شامل ہونے کا حق حاصل نہیں تھا۔

گن کا استعمال ایک ایسے گروپ کے لیے کیا جاتا ہے جس میں کئی ممبران ہوتے ہیں۔
سنگھ کا مطلب ہے تنظیم یا ایسوسی ایشن

بدھ اور مہاویر (جن کے بارے میں تم باب 6 میں پڑھو گے) دونوں ہی گن یا سنگھ سے وابستہ تھے۔ بدھ ادب میں سنگھ کی طرز زندگی کا نہایت عمدہ بیان ہے۔

وجّی سنگھ کا یہ بیان 'دیگھ نکائے' (Digha Nikaya) سے ماخوذ ہے۔ دیگھ نکائے ایک مشہور و معروف بدھ صحیفہ ہے جس میں بدھ کی کئی تقاریر و بیانات دیے گئے ہیں۔ انھیں تقریباً 2300 سال قبل تصنیف کیا گیا تھا۔

اجات شترو اور وجّی

اجات شترو وجّی سنگھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے اپنے وزیر وسّا کار کو بدھ کے پاس مشورے کے لیے بھیجا۔

بدّھ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وجّی سبھائیں پابندی سے ہو رہی ہیں اور اس میں تمام ممبران شریک ہوتے ہیں یا نہیں؟ جب انھیں علم ہوا کہ ایسا ہوتا ہے تو انھوں نے کہا کہ وجّی کے باشندے اس وقت تک ترقی کرتے رہیں گے جب تک :

- وہ مکمل اور باقاعدہ مجالس کرتے رہیں گے۔
- آپس میں مل جل کر کام کرتے رہیں گے۔
- روایتی قوانین پر عمل کرتے رہیں گے۔
- بزرگوں کی عزت و احترام، ان کی تائید اور ان کی باتوں پر غور و فکر کرتے رہیں گے۔
- وجّی عورتوں پر ظلم نہیں کریں گے اور انھیں قیدی نہیں بنائیں گے۔
- شہروں اور گاؤں میں مقامی خانقاہوں (Chaityas) کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے۔
- مختلف عقائد سے وابستہ دانش مندوں اور سادھو سنتوں کا احترام کریں گے اور ان کی آمد و رفت پر کوئی پابندی عاید نہیں کریں گے۔

وجّی سنگھ دیگر مہاجن پدوں سے کس طرح مختلف تھا؟ کم از کم تین فرق بیان کرو۔

کلیدی الفاظ

راجہ
اشومیدھ
ورن
جن پد
مہاجن پد
قلعہ بندی
فوج
ٹیکس
منتقلی
گن یا سنگھ
جمہوریت

کئی طاقتور راجہ ان سنگھوں کو فتح کرنا چاہتے تھے، اس کے باوجود ان کی حکومت اب سے تقریباً 1500 سال پہلے تک چلتی رہی۔ اس کے بعد گپت حکمرانوں نے گن اور سنگھ پر فتح حاصل کر کے انھیں اپنی ریاست میں شامل کر لیا۔ ان کے بارے میں تم باب 10 میں پڑھو گے۔

کہیں اور

اپنے ایٹلس میں یونان اور اتھینس (Athens) کو تلاش کرو۔

تقریباً 2500 برس قبل اتھینس کے لوگوں نے ایک ایسا نظام حکومت قائم کیا جس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ جو تقریباً 200 سال قائم رہا۔

تمام آزاد مرد جو 30 سال سے زیادہ عمر کے مکمل شہری کی حیثیت سے تسلیم کیے گئے۔

وہاں ایک مشاورتی مجلس بھی تھی جو اہم امور پر فیصلہ لینے کے لیے سال میں تقریباً 40 مرتبہ طلب کی جاتی تھی۔

اس مجلس میں سبھی شہری حصّہ لے سکتے تھے۔

حکومت کے سبھی عہدوں پر تقرری قرعہ اندازی کے ذریعے ہوتی تھی۔ جو لوگ اپنا انتخاب چاہتے تھے وہ اس کے لیے اپنا نام دیتے تھے اور ان میں سے کچھ کا انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوتا تھا۔ تمام شہریوں کو بری اور بحری فوج میں نوکری کرنا ضروری تھا۔

عورتوں کو شہریت نہیں ملتی تھی۔

اس کے علاوہ بہت سے غیر ملکی جو تاجر اور دست کار کے طور پر اتھینس میں کام کرتے تھے، ان کو بھی حقوق شہریت حاصل نہیں تھے۔

اس کے علاوہ کئی ہزار ایسے غلام بھی اتھینس میں تھے جو کہ کانوں، کھیتوں، گھروں اور کارخانوں میں کام کرتے تھے، وہ بھی شہریوں کی صف میں شامل نہیں تھے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ صحیح معنوں میں جمہوریت تھی؟

تصور کرو

ویشالی کی اسمبلی کی دیوار کے شگاف میں سے تم جھانک رہے ہو جہاں مگدھ کے حکمرانوں کے حملے کا مقابلہ کرنے کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے۔ بیان کرو کہ تم نے کیا سنا؟



آؤ یاد کریں

1۔ صحیح یا غلط بتائیے:

(a) اشومیدھ کے گھوڑے کو اپنی ریاست سے گزرنے کی آزادی دینے والے راجاؤں کو قربانی میں مدعو کیا جاتا تھا۔

(b) راجہ کے اوپر سارتھی متبرک پانی چھڑکتا تھا۔

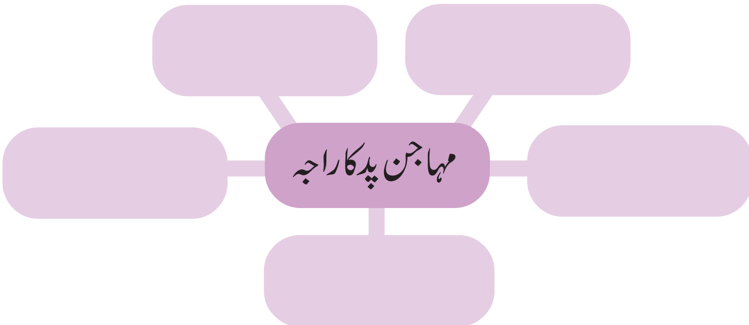
(c) ماہرین آثار قدیمہ کو جن پدوں کی بستیوں میں محلات ملے ہیں۔

(d) منقش خاکستر برتنوں میں اناج رکھا جاتا تھا۔

(e) مہاجن پدوں میں بہت سے شہر قلعہ کے حصار میں تھے۔

2۔ نیچے دیے گئے خانوں میں مندرجہ ذیل الفاظ بھرو:
شکاری، ذخیرہ اندوز، کسان، تاجر، دست کار، مویشی پالنے والے۔

جو لوگ ٹیکس ادا کرتے تھے



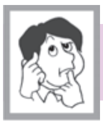
3۔ سماج کے کون کون سے طبقات گنوں کی محفلوں میں حصّہ نہیں لے سکتے تھے؟



آؤ گفتگو کریں

4۔ مہاجن پدوں کے راجاؤں نے قلعے کیوں بنوائے؟

5۔ آج کے حکمرانوں کے انتخاب کا طریقہ کار جن پدوں کے انتخاب سے کس طرح مختلف ہے؟



آؤ کرکے دیکھیں

6۔ کیا تمہاری ریاست میں قدیم جن پد تھے؟ اگر ہاں تو ان کے نام لکھو۔ اگر نہیں تو اپنی ریاست کے قریب ترین جن پدوں کے نام بتاؤ اور لکھو کہ کیا وہ مشرق، مغرب، شمال وجنوب میں تھے۔

7۔ دیکھو کہ جواب 2 میں جن طبقوں کا ذکر ہے کیا وہ آج بھی ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

8۔ جن طبقوں کا ذکر جواب 3 میں ہے کیا انھیں آج بھی رائے دہندگی کا حق حاصل ہے؟

کچھ اہم تاریخیں

- نئے حکمراں (تقریباً 3000 سال قبل)
- مہاجن پد (تقریباً 2500 سال قبل)
- سکندر کا حملہ، 'دیگھ نکائے' کی تصنیف (تقریباً 2300 سال قبل)
- گن یا سنگھ ریاستوں کا خاتمہ (تقریباً 1500 سال قبل)